نوحہ

طشت پر خوں میں نظر جب شاہ کا سر آ گیا
سب پکارے لو شفق میں مہرِ انور آ گیا

شمر سے پانی طلب کرتے ہی کرتے وقتِ عصر
بڑھ کے پیاسے کے گلے تک آب خنجر آ گیا

بحرِ خوں میں غرق ہو کے ہائے عاشورہ کے دن
تشنہ کاموں کا سفینہ نزدِ کوثر آ گیا

لے چلے سر ننگے جب اہلِ حرم کو اشقیا
بن کے چادر خود غبارِ دشت سر پر آ گیا

ضعف بولا عابدِ بیمار کھولو غش سے آنکھ
بیڑیاں لے کر قریں جس دم ستمگر آ گیا

شہ نے دیکھا یاس کی نظروں سے سوئے آسماں
حلق کے نزدیک جب قاتل کا خنجر آ گیا

دیکھنے والے یہ سمجھے ہے شفق میں آفتاب
خونِ فرقِ شاہ جب چہرہ پہ بہہ کر آ گیا

دردِ لیلاؑ کے کلیجہ میں اٹھا ایک دفعتہً
جب کبھی لب پر کسی کے نامِ اکبر آ گیا

زندگی جو فکرؔ کی شوقِ زیارت میں کٹی
جاں کنی کے وقت خود مولائے قنبر آ گیا